فوری ریلیز کے لیے: 10/1/2023 گورنر ***KATHY HOCHUL***

حتمی قرار شدہ: گورنر HOCHUL نے 2023 اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ پیش کیا

"نیویارک کا خواب پورا کرنے" کے ایجنڈا میں 147 دلیرانہ اقدامات شامل ہیں تاکہ زیادہ باکفایت، مزید قابلِ سکونت اور زیادہ محفوظ نیویارک بنایا جائے

نیویارک کے رہائش کے بحران سے نمٹنے کے لیے "نیویارک ہاؤسنگ کمپیکٹ" کی حکمتِ عملی، جس میں اگلی دہائی کے دوران 800,000 سے زائد نئے گھر بنائے جائیں

دماغی صحت کی نگہداشت کو مضبوط بنانے، داخل مریضوں کے نفسیاتی علاج کے لیے 1,000 بستروں کی مدد سے گنجائش میں اضافہ کرنے اور 3,500 رہائشی یونٹس شامل کرنے کے لیے انقلابی منصوبہ جو دماغی بیماری میں مبتلا افراد کو خدمت فراہم کریں

بندوق اور پُرتشدد جرائم میں کمی لانے کے لیے عوامی تحفظ کے اہم اقدامات اور سرمایہ کاریاں

کم از کم اجرت میں سالانہ اور افراطِ زر کے اشاریے کے مطابق اضافہ کیا جائے جس سے نیویارک کے شہریوں کو زندگی گزارنے کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے نمٹنے میں مدد ملے گی

کیپ اینڈ انویسٹ پروگرام تاکہ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کیا جائے اور موسمیاتی تبدیلی سے نمٹا جائے

800,000 سے زائد یوٹیلیٹی صارفین کو 165$ ملین کی امداد

نیویارک میں بچوں کی نگہداشت کو مزید سستا، قابل رسائی، اور منصفانہ بنانے کا منصوبہ

اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ کتاب یہاں دستیاب ہے

گورنر Kathy Hochul نے آج اپنا 2023 اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ خطاب کیا جس میں نیویارک کا خواب پورا کرنے کے لیے اپنے منصوبے کا خاکہ پیش کیا ہے۔ خطاب میں، گورنر Hochul نے نیویارک کو زیادہ سستا، مزید قابلِ سکونت اور محفوظ بنانے کے لیے اہم عوامل کا خاکہ پیش کیا ہے۔

گورنر کے حتمی قرار شدہ تاثرات ذیل میں دستیاب ہیں:

آپ کا شکریہ، لیفٹیننٹ گورنر Delgado۔ مجھے فخر ہے کہ جب ہم نیویارک کے شہریوں کی خدمت کر رہے ہیں تو آپ میرے ساتھ ہیں۔ اور اس خوبصورت دعوت کے لیے Rev. Dr. W. Richardson آپ کا شکریہ۔

میں حکومت میں اپنے شرکاء کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں: ریاستی کومپٹرولر Tom DiNapoli۔ ریاستی اٹارنی جنرل Tish James۔ سینیٹ کی اکثریتی لیڈر Andrea Stewart-Cousins۔ اسپیکر اسمبلی Carl Heastie۔

اکثریتی لیڈر خاتون اسمبلی Crystal Peoples-Stokes۔ اقلیتی لیڈر سینیٹر Rob Ortt۔ اقلیتی لیڈر حضرات اسمبلی Will Barclay۔ نیویارک کورٹ آف اپیلز کے جج صاحبان۔ میئر Adams اور ریاست بھر سے میئرز اور کاؤنٹی ایگزیکٹیوز۔ سابق گورنر David Paterson۔ میری کابینہ کے ارکان۔ لیبر کے نمائندگان اور معزز مہمانانِ گرامی۔

میرے ساتھی منتخب سرکاری عہدیداران، اس چیمبر میں آپ کے ساتھ بالمشافہ واپس آنا اعزاز کی بات ہے۔ محض ایک سال قبل، Omicron نے ہمیں فاصلے رکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ آج، میں نہ صرف آپ سے بلکہ ان لوگوں سے بھی براہ راست بات کر رہی ہوں جن کی خدمت کرنے کا ہمیں اعزاز حاصل ہے۔

میرے نیویارک کے ساتھیوں، تین بہت مشکل، المناک، تکلیف دہ، سالوں کے بعد میں یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کر رہی ہوں کہ ہماری ریاست کی حالت مضبوط ہے، لیکن ہمیں ابھی بھی کام کرنا ہے۔

گزشتہ سال، بے پناہ مشکلات اور بے یقینی کا سامنا کرتے ہوئے، ہم نے ہمت سے کام لیا تھا۔ ہم نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ نیویارک کی حالت خراب ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم ہمیشہ، ہمیشہ، واپس اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

اسی وجہ سے، میں آنے والے سال اور مستقبل کے بارے میں پُرامید ہوں۔ ہمارے سامنے ابھی بھی کچھ بڑے چیلنجز موجود ہیں لیکن صحیح سمت کی جانب جو جدوجہد کی جائے وہ ہمیشہ اس لائق ہوتی ہے کہ اسے انجام دیا جائے۔

اس بات کا علم رکھتے ہوئے میرا یقین پختہ ہے کہ اگر اس اہم لمحے میں، ہم اکٹھے ہو جائیں، اور اگر ہم میں سے جو لوگ مقتدر عہدوں پر فائز ہیں وہ لوگ نیویارک کے لوگوں کے لیے کرنے والے ضروری کام انجام دیتے ہیں تو ہماری مشترکہ صلاحیت لامحدود ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ میں نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا تھا: جب ہم متحد ہو جاتے ہیں، تو ہمیں کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جب ان پہاڑوں کی بات آئے جن پر چڑھنا ابھی باقی ہے تو اس سال ہم ان کو ماپنے کے لیے تیار ہیں کیونکہ ہم نے ماضی میں بہت سی چوٹیاں سر کی ہیں۔

2022 میں، ہم نے اپنے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے اور اپ گریڈ کرنے کے لیے تاریخی سرمایہ کاری کی ہے؛ عالمی معیار کے عوامی ٹرانزٹ سسٹم کی تعمیر کی ہے؛ مضبوط تعلیمِ عامہ کا قیام عمل میں لائے ہیں؛ موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کیا ہے؛ اپنے نگہداشتِ صحت کے نظام کو مضبوط بنایا ہے؛ اپنے چھوٹے کاروباروں کو Covid سے بحالی پانے میں مدد دی ہے؛ اور ریاست بھر میں اقتصادی ترقی کو فروغ دیا ہے۔

ہم نے ریاستی تاریخ کی سب سے بڑی سرمایہ کاریاں کی ہیں جن میں IBM سے 20$ بلین اور Micron سے 100$ بلین شامل ہیں، جس کی وجہ سے 50,000 نئی ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ ہم متوسط طبقے کے لیے ٹیکس کٹوتیوں میں تیزی لائے ہیں، پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ دی ہے، اور جب پمپ پر قیمتیں ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں تو گیس ٹیکس بھی ختم کر دیا تھا۔

840 سے زیادہ بلوں پر، آپ نے منظوری دی، اور میں نے دستخط کیے ہیں۔ اسلحے کے تشدد کے سانحے، اور پھیلتے ہوئے طاعون سے نبرد آزما ہوتے ہوئے، ہم نے اپنے اسلحے کے حفاظتی قوانین کو مضبوط بنایا ہے – جو ملک میں پہلے ہی سب سے زیادہ مضبوط تھے۔

جب سپریم عدالت نے Roe v. Wade کو کالعدم کیا تھا، تو ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے جرات مندانہ اقدامات کیے ہیں کہ - یہاں نیویارک میں - تولیدی نگہداشتِ صحت کا ایک انسانی حق برقرار رہے۔

اور اگرچہ ہمارے پاس بے مثال آمدنیاں موجود ہیں، اور ہم ایک مرتبہ والی وفاقی امداد سے مالامال تھے، جس پر واشنگٹن میں ہمارے شرکاء - اکثریتی لیڈر Schumer، سینیٹر Gillibrand اور اپنے کانگریسی وفد کے اراکین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

ہم کڑے دنوں کے لیے بھی کچھ پیسے پس انداز کرتے ہیں۔ ماضی کی طرف دیکھا جائے تو یہ واضح طور پر ایک سمجھداری کا کام تھا کہ ایک سال بعد ہی، ماہرین اقتصادیات کی اکثریت کساد بازاری کی پیش گوئی کر رہی ہے۔

اور یہ بھی ایک وجہ ہے کہ اس سال ہم انکم ٹیکس کیوں نہیں بڑھائیں گے۔ میں 2022 کے چیلنجوں سے نمٹنے میں شریک کار بننے کے لیے مقننہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جب میں آخری بار یہاں آئی تھی، تو میں نے نیویارک کے خواب کے بارے میں بات کی تھی۔ کئی نسلوں سے دنیا بھر سے لوگ امریکی خواب کی تعبیر کی تلاش میں یہاں آ چکے ہیں۔

میں آج یہاں اس لیے ہوں کیونکہ اس خواب کو میرے خاندان نے پورا کیا تھا۔ اور میں چاہتی ہوں کہ نیویارک کے مزید شہریوں کو انہی مواقع تک رسائی حاصل ہو جو میرے خاندان کو حاصل تھی۔ خدمتِ عامہ اسی چیز کا نام ہے۔

عظیم Frances Perkins، جو FDR کے لیبر سیکرٹری تھے انہوں نے، ایک مرتبہ کہا تھا: "ایک حکومت کو اپنے دائرہ اختیار کے تحت موجود تمام لوگوں کو بہترین ممکنہ زندگی فراہم کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔" یہی اصل بات ہے۔

یہی اصل کام ہے۔ یہی وہ کام ہے جو کرنے کے لیے ہم یہاں موجود ہیں۔ اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا کام ہو چکا ہے۔ کیوں کہ اس کے باوجود بھی ہم نے اظہارِ خیال کی یہ دعوت دی ہے کہ نیویارک کی تاریخ کا سب سے خوشحال وقت کیا ہونا چاہیئے۔

اگر نیویارک کے شہری ہماری کمیونٹیز میں خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے ہیں، یا اگر وہ گھر خریدنے یا کرایہ ادا کرنے کے متحمل نہیں ہیں، تو یہ خواب پورا نہیں ہو سکتا ہے۔

ہم پہلے ہی بیرونی ہجرت کے آثار دیکھ رہے ہیں جنہیں ہم نظر انداز نہیں کر سکتے، یہ ایک ایسی چیز جسے مغربی نیویارک میں پروان چڑھنے کی وجہ سے میں اچھی طرح جانتی ہوں، جب ایک ایسا وقت تھا جس میں ملازمتیں تلاش کرنا بہت مشکل کام تھا۔ ہم دوبارہ ایسا ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ: یہ اس طریقے سے نہیں ہونا چاہیئے۔

آج میں جس چیز پر بات کروں گی وہ اہم پالیسیوں کا ایک وسیع جائزہ لینا ہے جو نیویارک کو مزید سستا، زیادہ قابلِ سکونت اور محفوظ تر بنائے گی۔ آئیے میں آپ کو بتاؤں کہ ہم نے کیسے یہ کام کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

میری اوّلین ترجیح ہمیشہ سے یہ رہی ہے، اور ہمیشہ رہے گی کہ نیویارک کے شہریوں کو محفوظ رکھا جائے۔

اور کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ جب میں نے اس مقصد پر گہرائی میں توجہ نہ کی ہو۔ عالمی وبا نے خود ہماری ریاست، ملک اور معاشرے میں بہت تباہی برپا کی ہے۔ اور اس کا تحفظِ عامہ پر گہرا اثر پڑا ہے۔

ہماری روزمرہ کی زندگیوں میں منتشر بے چینی، سماجی تنہائی اور معاشی بدحالی سے ملک بھر میں جرائم اور بندوق کے تشدد میں اضافہ ہوا ہے جس کے ساتھ اب ہم نبرد آزما ہیں۔

اس کا سدباب کرنے کے لیے، ہم نے نئی حکمت عملیاں تیار کی ہیں اور نئے پروگراموں میں سرمایہ کاری کی ہے۔ اپنے اسلحے کے تشدد سے بچاؤ کے قوانین کو مزید مضبوط بنا کر اور خامیوں کو دور کر کے مضبوط کیا گیا ہے۔ غیرقانونی اسلحے پر پابندی لگائی گئی ہے اور اسلحے کے جرائم کے لیے ضمانت کی اہلیت کو بڑھایا گیا ہے۔ اسلحے کی اسمگلنگ کے خلاف مزید سخت قانونی کارروائی لاگو کی گئی ہے۔ ریڈ فلیگ قانون کے استعمال کو لازمی قرار دینے سے 5,000 سے زیادہ کیسز سامنے آئے جہاں ہم نے ایسے لوگوں کے ہاتھ سے اسلحہ لے لیا جن کے پاس یہ اسلحہ نہیں ہونا چاہیئے تھا اور بے گناہ لوگوں کو تکلیف پہنچنے سے بچا لیا تھا۔

نیم خودکار ہتھیاروں کی خریداری کے لیے کم از کم عمر 21 سال تک بڑھا دی گئی ہے۔ غیر قانونی اسلحے پر ملک میں اوّلین 9 ریاستی ٹاسک فورس کا آغاز کیا گیا ہے جس کے ذریعے گزشتہ سال ہماری سڑکوں سے 10,000 سے زیادہ غیر قانونی اسلحہ ضبط کیا گیا تھا۔ اور اسلحے کے تشدد سے بچاؤ کے پروگراموں میں اپنی سرمایہ کاری کو تین گنا بڑھایا ہے۔

ہم نے مقامی حکومتوں کے ساتھ ایسا تعاون کیا ہے جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ سب وے پر مزید پولیس لگانے سے لے کر، راچیسٹر میں رکاوٹوں کو کم کرنے تک، تاکہ اسٹیک ہولڈرز آخر کار مل جل کر کام کریں۔ اور ہماری کوششیں کارآمد ثابت ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

گزشتہ سال، ہم نے قتل اور فائرنگ دونوں جرائم میں دوہرے ہندسوں کی کمی کا مشاہدہ کیا ہے۔ لیکن ہم ابھی بھی عالمی وبا سے پہلے والی جرائم کی سطح سے بہت دور ہیں - اور ہمارا بہت سا کام ہنوز باقی ہے۔ تحفظِ عامہ کے بارے میں بحث کا کوئی بھی پہلو اتنا زیادہ متنازعہ نہیں ہے جتنا کہ ضمانت میں اصلاحات کا موضوع متنازعہ ہے۔

جیسا کہ آج کل سیاست میں بہت کچھ ایسا ہوتا ہے، کہ دو مخالف کیمپوں کے درمیان کوئی بات چیت تیزی کے ساتھ بحث میں بدل جاتی ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسی کئی چیزیں ہیں جن پر زیادہ تر لوگ متفق ہو سکتے ہیں۔

سب سے پہلے، اس سے پہلے کہ کوئی شخص کسی جرم کا مرتکب ٹھہرایا جائے، اس کے بینک اکاؤنٹ کے سائز پر اس بات کا انحصار نہیں ہونا چاہیے کہ کیا وہ جیل میں رہے گا، یا گھر واپس آ جائے گا۔

ضمانتی اصلاحات کا مقصد یہ تھا۔ یہ بالکل بجا مقصد تھا، اور میں اس کے ساتھ کھڑی ہوں۔ دوسرا، ضمانتی اصلاحات قومی جرائم کی اس لہر کا بنیادی محرک نہیں ہیں جس نے عالمی وبا سمیت مختلف عوامل کے اکٹھے ہونے سے جنم لیا ہے۔ اور تیسرا یہ کہ ضمانتی اصلاحاتی قانون میں جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ اب بہتری کی گنجائش چھوڑی گئی ہے۔

قائدین کے طور پر، ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے، کہ جب ہم نیویارک کے شہریوں سے اکثر سنتے ہیں کہ جرم ان کا اوّلین خدشہ ہے۔ اور اسی طرح، مقننہ میں اپنے شراکت داروں کو دعوت دیتی ہوں، کہ آئیے اس مشترکہ مفاہمت کے ساتھ آغاز کریں اور بجٹ کے عمل کے دوران ان اصلاحات کے بارے میں سوچ سمجھ کر گفتگو کریں جو ہم قانون میں کر سکتے ہیں۔

یقیناً، ہم جانتے ہیں کہ اپنے ضمانتی قوانین کو تبدیل کرنے سے جرائم کی شرح خود بخود کم نہیں ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ، ہم تعلیم، رہائش اور ذہنی صحت میں جو ریکارڈ سرمایہ کاری کر رہے ہیں، وہ تمام کمیونٹیز کو مستحکم کرنے اور تاریخی عدم مساوات کو دور کرنے کی طرف راہوں کو ہموار کرتی ہے۔ یہ سرمایہ کاریاں جاری رہنی چاہیئں۔

میں ریاست کے اسلحے پر مشتمل تشدد کے خاتمے کے اقدام میں اب تک کی سب سے بڑی سرمایہ کاری کی تجویز بھی دے رہی ہوں، جو GIVE کہلاتی ہے، جو اسلحے کے تشدد سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی کمیونٹیز میں جانوں کو محفوظ رکھتی ہے۔ سادے لفظوں میں کہا جائے تو ہم ایسی چیزوں میں سرمایہ کاری کر رہے جو ہم جانتے ہیں کہ کارآمد ہیں۔
بفلو میں فائرنگ کے واقعات میں 32% کمی واقع ہوئی ہے۔ لانگ آئی لینڈ میں یہ واقعات 29% کم ہوئے ہیں۔ ویسٹ چیسٹر میں، 27% - یہ تمام GIVE کے دائرۂ اختیار میں کم ہوئے ہیں۔

میں نے ریاستی پولیس کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ہماری کمیونٹیز میں پُرتشدد جرائم کا مقابلہ کرنے میں زیادہ براہ راست کردار ادا کریں۔ لہٰذا ہم ریاستی پولیس کے کمیونٹی اسٹیبلائزیشن یونٹس کو ریاست بھر میں 25 کمیونٹیز تک توسیع دے رہے ہیں۔

جب لوگوں کو محفوظ رکھنے اور ان کی فلاح و بہبود کی بات آتی ہے، تو نیویارک کے ذہنی نگہداشتِ صحت کے نظام - اور طویل التواء کو ٹھیک کرنا ضروری ہے۔

یہاں تک کہ COVID سے پہلے، دماغی بیماریوں کی شرحیں بڑھ رہی تھیں۔ اور عالمی وبا کے آغاز کے بعد سے، نیویارک کے تین میں سے ایک سے زیادہ شہریوں نے ذہنی نگہداشتِ صحت تلاش کی تھی، یا وہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس کو یہ حاصل ہے۔

بہت سے لوگ اسے حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ رکاوٹیں بظاہر ختم ہوتی نظر نہیں آتی ہیں۔ گھر کے قریب کوئی اپائنٹمنٹس دستیاب نہیں ہیں۔ انشورنس اس نگہداشت کا احاطہ نہیں کرتی ہے۔ ہسپتالوں میں نفسیاتی وارڈز میں بستروں کے لیے انتظار کی طویل قطاریں پائی جاتی ہیں۔

نتیجتاً، لوگ مجبور ہیں کہ خاموشی سے اذیتیں برداشت کرتے رہیں۔ جب بیماری کا علاج نہ کیا جائے، تو وہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اس طرح، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ذہنی امراض میں مبتلا افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

ایک عرصے سے ہم نے ذہنی صحت کی نگہداشت کے شعبے میں نہایت قلیل سرمایہ کاری کی ہے، اور صورتِ حال اس قدر سنگین ہو چکی ہے کہ یہ عوامی حفاظت کے بحران کی شکل بھی اختیار کر گئی ہے۔

نیویارک کے شہری سب وے اور ہماری سڑکوں پر جب ایسے افراد کو دیکھتے ہیں جنہیں مدد کی ضرورت ہو تو وہ پریشان ہوتے ہیں، یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو صحیح طریقے سے اپنی نگہداشت نہیں کر پاتے، یہ لوگ جو دوسروں کو یا خود کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں، ایسے لوگ جو کسی خطرے کا نشانہ بننے کی زد میں ہوں۔

میں اعلان کرتی ہوں کہ وہ زمانہ گزر چکا ہے جب ان افراد کی ضروریات کو نظر انداز کیا جاتا تھا۔ کیونکہ حکومتی رہنماؤں کے طور پر ہماری کامیابی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاتا ہے کہ اپنے تمام حلقوں کو بہتر بنانے اور ان کی حمایت کرنے کی ہماری صلاحیت کیا ہے۔

آج دماغی صحت کی نگہداشت کے لیے ہماری ریاست کا نقطۂ نظر ایک تبدیلی کا استعارہ ہے۔ یہ ایک یادگار تبدیلی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی کمزور مقامات سے باہر نہ گر سکے۔ یہ 1970 کی دہائی کے غیر ادارہ جاتی دور کے بعد سب سے اہم تبدیلی ہے۔

مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ ہم اپنی ریاست کی ذہنی صحت کی ضروریات کو مکمل طور پر پورا کرنے کے لیے $1 بلین ڈالرز سے زیادہ کی سرمایہ کاری کریں گے اور پالیسی میں اہم تبدیلیاں لائیں گے۔

اس وقت، نیویارک کے تقریباً 3,200 شہری جو شدید ذہنی بیماری یا نشے کی لعنت کا شکار ہیں وہ سڑکوں اور سب ویز پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جبکہ اسی وقت میں، ہمارے پاس داخل مریضوں کے لیے نفسیاتی وارڈز کے بستروں اور بیرونی مریضوں کی خدمات کی سطح ناکافی ہے۔

ہم داخل مریضوں والے نفسیاتی وارڈز میں 1,000 بستروں کا اضافہ کریں گے، ریاستی سہولیات میں 150 نئے بستروں کی فنڈنگ کریں گے اور ہسپتالوں میں 850 نفسیاتی وارڈز کے بستروں کو دوبارہ کارآمد بنائیں گے۔ یہ تعداد 2014 کے بعد ہم نے جو بستر گنوائے اس تعداد کے نصف سے زیادہ ہے اور یہ ہر سال 10,000 سے زیادہ نیویارک کے شہریوں کی خدمت کریں گے۔ یہ تمام کام ابھی کرنے باقی ہیں۔

گزشتہ سال، ہم سے ہسپتال کے معاوضے کی شرح میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا تاکہ نفسیاتی وارڈز کے بستروں کو مالی طور پر قابل عمل بنایا جا سکے۔ ہم نے ایسا کیا تھا، اور 27.5$ ملین کی فنڈنگ اور زیادہ ادائیگیاں فراہم کی تھیں۔ تاہم، ابھی تک سینکڑوں بستروں کا انتظام نہیں ہوا ہے۔ یہ صورتِ حال قابلِ قبول نہیں ہے۔

لہٰذا، ہم اب اصرار کریں گے کہ ان بستروں کا انتظام کیا جائے، اور ان مقاصد کو پورا کرنے میں مکمل تعاون کو یقینی بنانے کے لیے دماغی صحت کے دفتر کے لیے زیادہ سے زیادہ اختیار حاصل کیا جائے۔ یہ ایک اخلاقی فرض ہے، اور تحفظِ عامہ کا لازمی تقاضا ہے۔

ہم ایسی خدمات میں بھی سرمایہ کاری کریں گے جو مریضوں کو ایک ایسے محفوظ طریقے سے دوبارہ شمولیت کا آغاز کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں جو ان کے لیے اور کمیونٹی کے لیے محفوظ ہو تاکہ ہمارے داخل مریضوں کے بستروں کے پیچھے انتظار کی قطاریں موجود نہ ہوں، کیونکہ بیرونی مریضوں کے علاج کے زیادہ مناسب اختیارات بھی دستیاب نہیں ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ معاونتی رہائش، بچاؤ اور بحالی دونوں کے لیے ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے منصوبے میں 3,500 سے زیادہ رہائشی یونٹس کی تعمیر شامل ہے، جن کو دماغی صحت کی انتہائی خدمات کی معاونت حاصل ہے۔

اور ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ جب مریض ایک قسم کے علاج سے دوسری قسم کے علاج کی طرف بڑھتے ہیں، تو اس اثنا میں کوئی بھی پیچھے نہ رہ جائے۔ ہمارے منصوبے میں سہولت گاہوں سے درکار ہے کہ بلند خطرے سے دوچار مریضوں کو انتہائی شدید احتیاطی خدمات میں ڈسچارج کر دیا جائے۔

اور میں ایسی قانون سازی کی تجویز دوں گی جو انشورنس کمپنیوں کو ذہنی صحت کی اہم خدمات تک رسائی سے انکار کرنے سے باز رکھتی ہو۔

آخر کار، ہم اپنے بچوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سارے اسکول دماغی صحت کی معاونت فراہم نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے بچوں کو ابھی سے احتیاطی خدمات کی ضرورت ہے تاکہ انہیں مستقبل میں انتہائی شدید خدمات کی ضرورت سے محفوظ رکھا جا سکے۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں بچوں کی ذہنی صحت کی ضروریات کو کم از کم نصف تک کم کر دیا جائے۔

اس لیے خواہ ہم رویے کی مشکلات والے بچے کے بارے میں بات کر رہے ہوں، یا ڈپریشن میں مبتلا کسی بالغ فرد کے بارے میں بات کریں، کسی کو بھی اسکریننگ یا ڈاکٹر کی ملاقات یا مشاورت کے بغیر نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اس راہ میں لاگت کو کبھی رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔

اس میں نشے میں مبتلا افراد کی نگہداشت بھی شامل ہے، خاص طور پر ایسے لوگ جو افیون کی لعنت کا شکار ہیں۔ خود مجھ سمیت بہت سارے خاندان ایسے ہیں جنہوں نے اپنے کسی پیارے کو کھونے کا درد سہا ہے۔

اسی لیے ہم اپنی کمیونٹیز میں غیر قانونی منشیات کے پھیلاؤ کو روکنے اور xylazine جیسی نئی مہلک منشیات سے نمٹنے کے لیے، وفاقی اور مقامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر مزید کام کریں گے۔ ہم ان علاقوں میں وسائل بھیجیں گے جو fentanyl کے سپلائرز کو بند کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ہم ٹیکنالوجی تک رسائی کو بڑھاتے رہیں گے جو استعمال کرنے سے پہلے ہی مہلک منشیات کا سراغ لگا سکتی ہے، اور یہ زیادہ مقدار میں لی گئی خوراک کا اثر زائل کر سکتی ہے۔ اور ہم ایک نئی انٹرایجنسی ٹاسک فورس بنائیں گے جو ہر ممکن حل کا جائزہ لے گی۔ کیونکہ ہمیں اس بحران کے ساتھ اسی عجلت سے نمٹنا چاہیئے جس کا یہ متقاضی ہے۔

شروع میں، میں نے کہا کہ ہمیں نیویارک کے شہریوں کے لیے معیار زندگی کو بہتر بنانا چاہیئے۔ لیکن آپ زندگی کے اخراجات کے بارے میں بات کیے بغیر زندگی کے معیار کے بارے میں واقعی بات نہیں کر سکتے ہیں۔ مہنگائی میں اضافے کے ساتھ، ہر اس چیز کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں جسے خریدنے کی خاندانوں کو ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس سب سے بڑھ کر، ماہانہ کرایہ یا رہن ادا کرنا- یہ بہت ہی بڑا بوجھ ہے۔

تو آئیے ہر ایک کے سب سے بڑے خرچے کے بارے میں بات کرتے ہیں: ہاؤسنگ۔ میں اپنے خاندان کی کہانی کے بارے میں سوچتی ہوں۔ میرے والدین نے ایک ٹریلر پارک میں شادی شدہ زندگی کا آغاز کیا تھا۔ اسٹیل پلانٹ سے میرے والد کی تنخواہ پر، بالآخر وہ اس قابل ہو گئے تھے کہ ایک چھوٹے سے اوپر والے فلیٹ میں رہ سکیں۔ اور وہاں سے، انہوں نے بچت کی اور ایک چھوٹا سا Cape Cod گھر حاصل کر لیا تھا۔

جیسے ہم بڑے ہوتے گئے اور میرے والد ملازمتیں تبدیل کرتے رہے۔ میں نے اپنے والدین کی ترقی کو ان گھروں کے سلسلے کے ذریعے بڑھتے ہوئے دیکھا جو ان کی استطاعت میں تھے۔ وہ جانتے تھے کہ رہائش کتنی اہم ہوتی ہے، اور انہوں نے تبدیلی کی جدوجہد کرنے کے لیے ہمیں ہمت دلائی۔

وہ کارکن تھے، اور انہوں نے "ہاؤسنگ مواقع مساوی ہیں" (Housing Opportunities Made Equal) نامی تنظیم کے لیے رضاکارانہ طور پر کام کیا – ایک ایسے وقت اور جگہ پر جب یہ کام بہت متنازعہ ہوتا تھا۔
وہ سمجھتے تھے کہ کسی معاشرے کے لیے، رہائش تک مساوی رسائی ضروری ہے تاکہ وہ اپنی پوری صلاحیت تک پہنچ سکے۔

کیونکہ جب آمدنی کی تمام سطحوں پر لوگوں کے لیے کافی رہائش موجود نہیں ہوتی ہے، تو وہ جدوجہد کرتے ہیں۔

اگر حالات کافی خراب ہو جائیں تو وہ موقع کی تلاش میں کہیں اور چلے جاتے ہیں۔

پچھلے دس سالوں میں، ہماری ریاست نے 1.2 ملین ملازمتیں پیدا کی ہیں – لیکن صرف 400,000 نئے گھر وجود میں آئے ہیں۔ بہت سی قوتیں ان حالات کی ذمہ دار ہیں۔

لیکن سامنے اور مرکز میں مقامی زمین کے استعمال کی ایسی پالیسیاں ہیں جو ملک میں سب سے زیادہ پابندی والی پالیسیاں ہیں۔ زوننگ کے ذریعے، مقامی کمیونٹیز ترقی کو روکنے کے لیے بہت زیادہ طاقت رکھتی ہیں۔
کثیر خاندانی گھروں پر مکمل پابندی، اور سخت زوننگ اور منظوری کے عمل کے درمیان، یہ نئے گھر بنانا مشکل – حتیٰ کہ ناممکن بنا دیتی ہیں۔

اس بارے میں سوچیں۔ لوگ یہاں رہنا چاہتے ہیں، لیکن پھیلاؤ کو محدود کرنے والے مقامی فیصلوں کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ مقامی حکومتیں مختلف طریقے استعمال کر سکتی ہیں اور انہیں ایسا کرنا چاہیئے۔

میں نے مقامی حکومت میں 14 سال گزارے ہیں، اور ہماری کمیونٹی کے پاس شہریوں پر مرکوز ایک ماسٹر پلان موجود تھا جس میں سر سبز جگہ کو محفوظ رکھتے ہوئے ہدف شدہ مکانات اور اقتصادی ترقی کو ممکن بنایا گیا تھا۔
میں جانتی ہوں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے۔

لیکن ایسا ہو نہیں سکا۔ 2010 اور 2018 کے درمیان، نساؤ، سافک، ویسٹ چیسٹر، اور پٹنیم کاؤنٹیز، میں سے ہر ایک نے تقریباً ان تمام مضافاتی کاؤنٹیوں کے مقابلے میں فی کس کم تعمیراتی اجازت نامے فراہم کیے تھے:
میساچوسٹس، کنیکٹیکٹ، جنوبی کیلیفورنیا، نیو جرسی، پنسلوانیا، اور جنوبی ورجینیا۔

اور جب نیویارک شہر کی بات کی جائے تو دیگر میٹرو علاقے ہماری نسبت دو سے چار گنا شرح پر نئے مکانات بنا رہے ہیں۔ بوسٹن کی شرح تقریباً دُگنی ہے۔ واشنگٹن D.C.، تین گنا ہے۔ سیٹل، چار گنا ہے۔

کم رسد کے ساتھ، طلب سے قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور کون دباؤ میں آ جاتا ہے؟ اوسط آمدنی والے خاندان اور کم آمدنی والے خاندان۔

یہی وجہ ہے کہ گورنر بننے کے بعد سے، میرے ایجنڈا میں رہائش سب سے آگے اور مرکزی حیثیت پر ہے۔ پچھلے سال جو بجٹ ہم نے اکٹھے پاس کیا اس میں پانچ سالہ، $25 بلین کا منصوبہ شامل ہے تاکہ 100,000 سستے گھر بنائے جائیں اور محفوظ کیے جائیں، جو کہ ہماری ریاست کی تاریخ میں رہائش کی سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے۔

ہم نے نیویارک شہر کے پبلک ہاؤسنگ پرزرویشن ٹرسٹ کی تشکیل کے ذریعے، NYCHA کے لیے کئی بلینز فراہم کیے ہیں۔ ہم نے $25 ملین کا ترک مکانی کے سدباب کا قانونی معاونتی پروگرام (Eviction Prevention Legal Assistance Program) بنایا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کمزور کرایہ داروں کو وہ نمائندگی حاصل ہو جس کے وہ عدالت میں حقدار ہوتے ہیں۔ ہم نے گھریلو ملکیتی معاونت فنڈ (Homeowner Assistance Fund) میں $539 ملین کی سرمایہ کاری کی ہے اور ہم نے کرایہ کی تکمیلی امداد میں $100 ملین دستیاب بنائے ہیں۔

بہت کچھ ایک ساتھ مکمل ہوا، اور میں رہائش کو ترجیح دینے پر لیڈر Andrea Stewart-Cousins اور اسپیکر Carl Heastie کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

وہ بجا طور پر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے بہت سے لوگ گھر کہلانے والی کسی جگہ کو تلاش کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، اور جرات مندانہ قیادت کے لیے ان کی نظریں ہماری جانب لگی ہوئی ہیں۔ ابھی ایک فیصلہ کن اقدام کی ضرورت ہے۔

آج، مجھے نیویارک ہاؤسنگ کمپیکٹ کو متعارف کرواتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے، جو کہ ہاؤسنگ کی ترقی کو متحرک کرنے کے لیے ایک اہم حکمت عملی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے تاکہ ہماری کمیونٹیز ترقی کر سکیں۔ تاکہ اقتصادی حالت میں ترقی آئے۔ اور ہماری ریاست خوشحال ہو جائے۔

کمپیکٹ میں پالیسی کی تبدیلیوں کے ایک وسیع مینو کو اکٹھا کیا گیا ہے جو اگلی دہائی کے دوران اجتماعی طور پر 800,000 نئے گھروں کے جرات مندانہ ہدف کو پورا کرے گا۔

کمپیکٹ میں اس ترقی کے لیے واضح توقعات کا تعین کیا گیا ہے جس کی ہمیں ضرورت پڑتی ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی، اس ترقی کو تحریک دینے کے لیے مقامی لوگوں کو کافی ٹولز، پائیداری اور وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔

ریاست بھر میں ہر ایک علاقے کو نئے گھر بنانے کا ایک ہدف دیا جائے گا۔ بالائی ریاست میں، موجودہ ہاؤسنگ اسٹاک میں ہر تین سال میں 1% اضافہ کرنے کا ہدف دیا گیا ہے۔ زیریں ریاست میں، ہر تین سال بعد 3% کا ہدف دیا گیا ہے۔

ریاست بھر میں بہت سے علاقے پہلے ہی ان اہداف کو پورا کر رہے ہیں۔ کچھ دوسرے علاقے قدرے پیچھے ہیں۔

اور ہمارے چھوٹے شہروں اور دیہاتوں میں، صرف مٹھی بھر نئے گھروں کا مطلب ہو گا کہ وہ اپنے اہداف کو پورا کر رہے ہیں۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ بعض کمیونٹیز کو ان گھروں کی تعمیر کے لیے حقیقی تبدیلی کو اثرانداز کرنے کی ضرورت ہو گی جو ہمیں درکار ہیں۔

یہ تصور تمام صورتوں میں موزوں نہیں ہے۔ مقامی حکومتیں ان اہداف کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں تاہم وہ تعمیراتی صلاحیت میں توسیع کے طریقوں کو ترتیب دینا چاہتے ہیں، مثلاً پرانے مالز اور دفتری پارکوں کی تعمیرِنو، نئی رہائشی تعمیر کے لیے مراعات کی فراہمی، یا رکاوٹوں میں کمی کی خاطر زوننگ قوانین کو اپ ڈیٹ کرنا۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس مشترکہ مقصد کے حصول کی خاطر علاقوں کو ریاست کی جانب سے مدد حاصل ہو گی۔ ہم سکولوں، سڑکوں، اور نکاسئ آب جیسے بنیادی ڈھانچے کے لیے خاطرخواہ مقدار میں نئی فنڈنگ کی پیشکش کریں گے تاکہ ترقی پذیر کمیونٹیز کو معاونت مل سکے۔

اور ہم اپنی کمیونٹیز کی صحت، حفاظت اور ماحول کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے پروجیکٹس میں تیزرفتار پیش رفت کے لیے ان کا افتتاح کریں گے۔

تاہم جب کمیونٹیز نے آگے بڑھنے کے لیے مخلصانہ کوششیں نہ کی ہوں، جب مجوزہ رہائشی پروجیکٹس کی بنا کسے معقول وجہ کے بےدلی سے تکمیل کی جا رہی ہو، تو ایسے حالات میں ریاست منظوری کے ایک نئے تیزرفتار طریقہ کار کا نفاذ کرے گی۔

کیونکہ مشکل کی گھڑی میں ہمارا بےعمل رہنا اپنی ذمہ داری سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے مترادف ہے۔ ہاؤسنگ کمپیکٹ ٹرانزٹ کی خصوصیت کی حامل ترقی پر بھی انتہائی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ ہم سب یہ بات جانتے ہیں کہ MTA نیویارک شہر کے میٹرو کے علاقے کی شہ رگ ہے، اور ہم اس میں سرمایہ کاری کو جاری رکھتے ہوئے اس کی طویل مدتی مالیاتی درستگی کو یقینی بنائیں گے۔

اپنی عالمی معیار کی دوطرفہ ریل لائنز میں ہماری سرمایہ کاریوں سے مزید افراد ملازمتوں سے مربوط ہوئے ہیں اور ترقی کی راہ پر مزید گامزن ڈاؤن ٹاؤنز کی تخلیق ہوئی ہے۔

لہٰذا ان یکساں علاقوں میں نئی رہائشی سہولیات کا قیام ایک معقول بات ہے۔ یہی عمل دنیا بھر کے شہروں میں جاری ہے۔

لہٰذا کمپیکٹ کے حصے کے طور پر، ٹرین سٹیشن کی حامل کوئی بھی میونسپلٹی سٹیشن سے نصف میل کے فاصلے کے اندر علاقے کی زوننگ میں تبدیلی لائے گی تاکہ آئندہ تین سالوں کے دوران نئی رہائش گاہوں کے قیام میں مدد مل سکے۔

آخرکار، حقیقت یہ ہے کہ ہم نیویارک شہر میں a421 جیسے ترغیبی پروگرام کے بغیر رہائش کی طلب کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اس کے بغیر، ڈویلپرز محض کونڈومینیئمز تعمیر کریں گے یا پھر کہیں اور تعمیرات کریں گے، جو کہ ہمارا مطلوبہ حصول نہیں۔

اپنے رہائشی اہداف کے حصول کی خاطر، ہم خاکے میں اس اہم جزو کی تبدیلی کے لیے مجلس قانون ساز کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

بحیثیتِ مجموعی، یہ ایک پُرمقصد منصوبہ ہے۔ تاہم نیویارک کے باشندگان اپنے رہنماؤں سے یہی توقع رکھتے ہیں اور وہ اسی کا استحقاق رکھتے ہیں۔

آج کے دن، ہم یہ کہتے ہیں کہ مزید کوئی تاخیر نہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اب ہم کسی اور کا کوئی انتظار نہیں کریں گے۔ رہائش انسانی حق ہے۔ مطلوبہ تعداد میں رہائشی سہولیات کا قیام اس صورت میں یقینی ہو گا کہ ہم اس چیز پر کام کریں کہ ہم (رہائشی) حق کی حفاظت کس طرح کرتے ہیں۔

کہاوت مشہور ہے کہ، "کسی سنگین بحران سے حاصل ہونے والے سبق کو کبھی ضائع مت کریں"۔ اور ہم یہ موقع نہیں گنوائیں گے۔ ہماری بس یہ خواہش ہے کہ ہر شخص اور ہر کمیونٹی اپنا کردار ادا کرے۔

اپنے رہائشی بحران کو حل کرنے میں کامیاب ہونا نیویارک کو مزید حسب استطاعت بنانے کے عمل کی جانب ایک بڑا اقدام ہو گا۔ تاہم یہ ایک بڑے تصور کا حصہ ہونا چاہیئے۔

مکان مالکان اور کرایہ داران اپنے انرجی بلوں کی ادائیگی کے لیے پریشان ہیں۔ کیونکہ شرح کا ریکارڈ بلند سطح پر ہے، اخذ کردہ جغرافیائی سیاسی قوتیں ہمارے کنٹرول سے باہر ہیں، لہذا گھر میں ہمارے لیے مالی تنگی کا باعث بن رہی ہیں۔

اس موسم سرما میں، ہم گزشتہ سال کے مقابلے توانائی کی قیمتوں میں 20 سے 30 فیصد اضافے کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ کم آمدنی والے خاندانوں کو فیصلہ کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ: کہ کیا ہم تھرموسٹیٹ آن کریں؟ یا ہم کھانے کی میز پر اپنا کھانا رکھیں؟

کسی بھی فرد کو یہ انتخاب نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ حقیقت اس میں مدد نہیں کر سکتی کہ نیویارک کے پاس قومی تاریخ کے کچھ سب سے قدیم گھر ہیں۔ یہ کم موصل کردہ، مشکل سے گرمائش پیدا کرنے والے، اور گرین ہاؤسز گیس کے زیادہ اخراجات کے ساتھ ہیں۔

درحقیقت، ہماری ریاست میں عمارات گیس کے اخراج کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، جو کہ ہماری گرین ہاوس گیس کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ ہے، نیز آلودگی کا بھی ذریعہ ہیں جو دےہ کو جنم دیتی اور ہمارے بچوں کی صحت کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔

لہذا آج، ہمارے انتہائی زدپذیر گھرانوں کو بجلی کے انتہائی بلوں سے محفوظ رکھنے کے لیے موصل بنانے کے لیے اور ایک پائیدار مستقبل کے لیے واضح راستہ بتانے کے لیے میں پالیسیز کے پُرجوش سلسلے کی تجویز دے رہی ہوں۔

ہم اسے "The EmPower Plus پروگرام" کہتے ہیں، اور یہ EmPower Plus انسولیشن کا اضافہ کر کے، توانائی کی بچت کرنے والے آلات کو اپ گریڈ کر کے، اور آلودگی پھیلانے والے قدرتی تیل سے چلنے والے حرارت کاری کے آلات کو صاف۔

یہ پروگرام ایک سال کے اندر لاکھوں گھرانوں تک رسائی پیدا کرے گا۔ وہ گھر جو بجلی فراہم کرتے ہیں وہ ملک میں جدید توانائی کی قابل برداشت گارنٹی کے اہل ہوں گے، یہ وعدہ کہ وہ کبھی بھی اپنی آمدنی کا 6 فیصد سے زیادہ بجلی پر خرچ نہیں کریں گے۔

اور ہم ان بجلی کے زیادہ بلوں سے نبرد آزما اپنے رہائشیوں کا بوجھ کم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم 800,000 سے زائد یوٹیلیٹی صارفین کو کم از کم 165$ ملین ریلیف فراہم کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ طویل مدتی پائیداری کی کنجی - ہمارے مالی خالات اور ہمارے سیارے کے لیے - فوسل فیول پر انحصاریت کم کرنا ہے۔

ہمیں اس راستے پر لانے کے لیے، میں 2030 تک نئے فوسل فیول سے چلنے والے گرمائش کے آلات کی فروخت کو ختم کرنے کی تجویز دے رہی ہوں۔

اور میں چھوٹی عمارتوں کے لیے 2025 میں شروع ہونے والی نئی تعمیرات کے لیے اور 2028 میں بڑی عمارات کے لیے صفر اخراج کی حامل تعمیرات کی تجویز دے رہی ہوں۔ ہم یہ اقدامات اس لیے اپنا رہے ہیں کیونکہ موسمیاتی تبدیلی ہمارے سیارے، اور ہمارے بچوں اور ان کے بچوں کے لیے شدید خطرہ ہے۔

2019 میں، اس مقننہ نے گیس کے اخراج کو کم کرنے کے لیے پُرزور مینڈیٹ اور ڈیڈ لائنز قائم کی تھیں۔

اور اب، ہم اس منصوبے پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ یقیناً ہمیں ایسا سوچ سمجھ کر کرنا ہو گا۔ ارزانی کو ترجیح دینے والا طریقے سے یہ کام کرتے ہوئے، ان لوگوں کو تحفظ ملتا ہے جو پہلے ہی حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، اور یہ طریقہ ماضی کی ماحولیاتی ناانصافیوں کو درست کرتا ہے۔

اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہم گرین ہاؤس کے اخراج کو کم کرنے، صاف توانائی کی معیشت میں سرمایہ کاری کرنے، اور اپنے خاندانوں کی صحت اور معاشی بہبود کو ترجیح دینے کے لیے ملک کے مشہور و معروف Cap-and-Invest پروگرام پر عمل کرنے کی جانب جا رہے ہیں۔

زیادہ اخراج کرنے والوں کو آلودگی پھیلانے والے ایندھن کی فروخت کے لیے پرمٹس خریدنے پڑیں گے۔ ایندھن جس قدر گندا ہو گا - قیمت اسی قدر زیادہ ہو گی۔ اور پروگرام کا "سرمایہ کاری" والا حصہ، صاف توانائی کی منتقلی کو تیز تر کر دے گا اور اس میں یونیورسل کلائمیٹ ایکشن کی ایک رعایت شامل ہو گی جو کہ $1 بلین کی آمدنیاں فراہم کرے گی جس کو ہم یوٹیلیٹی بلوں، نقل و حمل کے اخراجات، اور ڈی کاربنائزیشن کی کوششوں کو پورا کرنے میں مدد کے لیے مختص کریں گے۔

اور Cap-and-Invest کے بارے میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ ہمیں لچک فراہم کرتا ہے، لہٰذا ہم سب سے زیادہ آلودگی پھیلانے والوں پر اپنی کوششوں کو مرکوز کر سکتے ہیں اور اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ خاندانوں، فارموں اور چھوٹے کاروباروں کو لاگت کے بوجھ تلے آنے سے بچایا جائے۔

ہم جانتے ہیں کہ مستقبل ہمارے بچوں کا ہے، اسی لیے ہم توانائی کے اخراجات اور مستقبل کی جانب منتقل ہونے میں خاندانوں کی مدد کرتے ہیں۔

اس ریاست کی قیادت کرنے والی پہلی ماں کے طور پر، میں بذاتِ خود جانتی ہوں کہ بچوں کی سستی نگہداشت کی کمی سے خاندانوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

لیکن گورنر کی حیثیت سے، میں ریاست کی معیشت پر پڑنے والے اثرات کا علم بھی رکھتی ہوں۔ 35 سال سے بھی زیادہ پہلے کی بات ہے، کہ میں سینیٹر Daniel Patrick Moynihan کے لیے، کیپیٹل ہل (Capitol Hill) پر کام کرتی تھی۔

مجھے اپنا کام پسند تھا، لیکن میرے لیے بچوں کی نگہداشت کے کوئی سستے طریقے دستیاب نہیں تھے۔ اس لیے مجھے اپنے بچوں کی پرورش کے لیے اپنا کیریئر روکنا پڑا۔

بالخصوص، یہ اکثر مائیں ہی ہوتی ہیں، جو ایسی بڑی قربانی دینے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اسی لیے مجھے گزشتہ سال کے بجٹ میں بچوں کی سستی نگہداشت کے لیے چار سالوں میں $7 بلین کا اعلان کرنے پر بہت فخر ہو رہا تھا، اور اسے پورا کرنے کے لیے ہم نے مل کر کام کیا تھا۔

ہم نے مزید خاندانوں کے لیے حقیقی اخراجات کو کم کیا تھا اور ان علاقوں میں نگہداشت کی فراہمی کو بڑھایا تھا جہاں اس بات کی شدید کمی پائی جاتی تھی۔ لیکن بہت سارے خاندانوں کو دستیاب وسائل تک رسائی حاصل نہیں ہو رہی ہے۔

صرف 10% سے کم خاندان اصل میں اندراج شدہ ہیں جو بچوں کی نگہداشت کی امداد کے لیے اہل ہیں۔ یہ ایک ایسے نظام کا وراثتی سلسلہ ہے جس پر - ڈیزائن کے لحاظ سے - تلاش کرنا مشکل ہے۔ اسے بدلنا ہو گا۔

ہمارا منصوبہ بچوں کی نگہداشت کی درخواست کے عمل کو ہموار اور مرکزی عمل بنائے گا، انتہائی کمزور خاندانوں تک رسائی کو وسعت دے گا، آمدنی کی اہلیت میں اضافہ کرے گا، اور شریک ادائیگیوں کو مزید کم کرے گا، ساتھ ہی بچوں کی نگہداشت فراہم کرنے والوں کی مدد کرے گا جو کام کرنے والے والدین کے لیے ناگزیر ہیں۔

اب، اگر ہم بڑھتی مہنگائی کے اس بحران سے واقعی نمٹنا چاہتے ہیں تو ہمیں یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ کم اجرت پانے والے کارکنان کو ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافے سے سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

کم آمدنی والے گھرانوں کے لیے سامان اور توانائی کی اوسط ماہانہ قیمت صرف دو سالوں میں 13% سے تجاوز کر چکی ہے۔

اس بات نے خاندانوں کو تباہ حالی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔ لہٰذا، منصفانہ اور سماجی انصاف کے ایک معاملے کے طور پر، میں کم از کم اجرت کو مہنگائی کے برابر لانے کا منصوبہ تجویز کر رہی ہوں۔

اگر قیمتیں بڑھتی ہیں، تو اجرتوں کو بھی بڑھنا چاہیئے۔ اس پالیسی کو لاگو کرنے والی دیگر ریاستوں کی طرح، ہم آجروں کے لیے قابلِ تخمینہ اضافہ کرنے، اور کساد بازاری کی صورت میں لچک پیدا کرنے کے لیے حفاظتی پیمانے وضع کریں گے۔

لیکن یہ اہم تبدیلی تقریباً 900,000 کم از کم اجرت والے کارکنوں کو زندگی کی ایک امید دے گی۔ ان کارکنوں میں زیادہ امکان یہ ہوتا ہے، کہ وہ خواتین ہوں جن میں سے اکثر اکیلی مائیں ہوئی ہیں، اور ان کے گہری رنگت والے لوگ ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

انہیں مزید امداد دینے سے ان کو اور ہماری مجموعی معیشت کو مدد ملے گی، کیونکہ یہ سرمایہ مقامی کاروباروں اور خدمات کو واپس ملے گا۔

یہ اقدامات اور پالیسیز، نئی سرمایہ کاریاں اور طریقہ کار، آئس برگ کے لیے عنایت ہیں۔

آپ نے مجھ سے جو کچھ سنا ہے وہ نیویارک کے باشندوں کی زندگیاں بہتر بنانے کے لیے میری اوّلین ترجیحات ہیں۔
لیکن یہ کسی صورت جامع فہرست نہیں ہے۔ درحقیقت، میں جانتی ہوں کہ آپ میں سے بہت سے افراد 147 فکر انگیز پالیسی کی تجاویز پر مشتمل ہماری 275 صفحاتی کتاب پڑھنے کے منتظر ہیں۔

تاہم برائے ریکیپ: میرے اہداف سیدھے اور واضح ہیں۔ ہم نیویارک کو محفوظ بنائیں گے۔ ہم نیویارک کو مزید قابل استطاعت بنا دیں گے۔ ہم نیویارک کے باشندوں کے لیے آج اور آنے والے کل میں مزید ملازمتیں اور مواقع تخلیق کریں گے۔

ہم ان کمیونٹیز اور افراد کے لیے دروازے کھولیں گے جن پر ازروئے تاریخ کامیابی کے یکساں موقع مسدود رہے ہیں۔

جب اہم اور بنیادی حقوق کی بات آتی ہے تو بعض دیگر ریاستیں پیچھے کی جانب سفر کرتی ہیں، ہم ان حقوق کی حفاظت اور احترام کریں گے۔ اور ہم ہر مرحلے پر قوم کی قیادت جاری رکھیں گے۔

ہمارے سامنے موجود کام مشکل ہیں اور ان پر داؤ زیادہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن بدقسمتی سے میں ایسے گھر میں سکونت پذیر ہوں جہاں ایک مرتبہ ہماری ریاست کے عظیم لیڈز اور مفکر Roosevelt کا قبضہ تھا۔

Eleanor Roosevelt نے ایک دفعہ کہا تھا، "آپ اگر دنیا تخلیق کرنے جا رہے ہیں تو ہمت کے ساتھ آگے بڑھیں۔"
ہم نئی دنیا تعمیر کریں گے۔ اور ہم بلند حوصلہ ہوں گے۔
ہم نیویارک کے باشندوں کو ترقی دینے اور معاونت دینے کے لیے سخت محنت کریں گے، اشد ضروری کام کریں گے، اور نیویارک کے خواب کو پورا کرنے کے لیے راستہ واضح کریں گے۔

یہ میرا نیویارک کے افراد سے وعدہ ہے، میں اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے مقننہ کے اراکین کے ساتھ مل کر کام کروں گی۔

ریاست نیویارک پر خدا کی خاص رحمتیں نازل ہوں، اور خدا امریکہ کی حفاظت فرمائے۔ شکریہ۔

###

اضافی خبر یہاں ملاحظہ کی جا سکتی ہے www.governor.ny.gov
ریاست نیو یارک | ایگزیکٹیو چیمبر | press.office@exec.ny.gov | 518.474.8418